کنور مہندر سنگھ بیدی سحر انسان دوست تھے۔

نارنگ ساقی کی مرتبہ کتاب کنور مہندر سنگھ بیدی سحر فن اور شخصیت کے اجرا کے موقع پر دانشوروں کا اظہار خیال

گزشتہ روز غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں نارنگ ساقی کی مرتبہ کتاب ''کنور مہندر سنگھ بیدی سحر فن اور شخصیت'' کے اجرا کے لیے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر سہیل انجم نے کتاب کا تعارف کرتے ہوئے کہا کہ اس کتاب میں کنور مہندر سنگھ بیدی کی شخصیت پر سیکڑوں مضامین ہیں۔منظوم خراج عقیدت کے ساتھ کنور مہندر سنگھ بیدی کی شاعری اور نثر پارے کے نمونے ہیں۔گویا یہ کتاب کنور مہندر سنگھ بیدی کی شخصیت کا نگار خانہ ہے۔اس کتاب میں رنگا رنگی ہے۔یہ رنگا رنگی ان کی شخصیت میں بھی تھی۔بیدی صاحب میں انسانی خوبیاں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔اس موقع پر ڈاکٹر خالد علوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ بیدی صاحب کی شخصیت کثیر الجہات تھی۔ان کی شاعری قابل توجہ ہے۔سہل ممتنع کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ان کی شاعری آسان ہے لیکن معنی کے اعتبار سے اس میں تہہ داری ہے۔''یادوں کا جشن'' کے حوالے سے خالد علوی نے کہا کہ اس کتاب میں بیدی صاحب کی شخصیت کی مختلف جہتیں سامنے آتی ہیں وہ صرف شاعر وادیب اور منتظم نہیں بلکہ سماج کے ہر طبقے پر ان کی نظر ہوتی ہے وہ سب کے مسائل حل کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔جوش ملیح آبادی اور بیدی صاحب کے سوانحی بیانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بیدی صاحب کی باتیں حقائق اور دلائل پر مبنی ہوتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بیدی صاحب کی ''یادوں کا جشن'' کو نارنگ ساقی نے پانچ بار شائع کیا۔نارنگ ساقی نے بیدی صاحب کی شعری و نثری تخلیقات کو شائع کر کے ان پر جلسے کر کے ان کی یاد کو زندہ رکھا ہے۔پروفیسر اختر الواسع نے کتاب کا اجرا کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں نارنگ ساقی کا دم غنیمت ہے کہ انھوں نے بیدی صاحب کی یاد کو قائم رکھا۔بیدی صاحب گنگا جمنی تہذیب کا اعلیٰ نمونہ تھے۔انھوں نے 1947 میں جب انسانیت پارہ پارہ ہو رہی تھی تو انسانیت کی آبرو رکھی۔کے ایل نارنگ ساقی کے بغیر ہم ان کا تصور نہیں کر سکتے ہمیں اپنے محسنوں کو نہیں بھولنا چاہیے۔تقریب کی صدارتی تقریر میں ڈاکٹر جی آر کنول نے کہا کہ بیدی صاحب کی شخصیت تہہ دار تھی۔وہ زمیندار تھے کسانوں اور مزدوروں کی تفریح کا انتظام بیدی صاحب کرتے تھے۔وہ دشوار کام کو آسان کرتے تھے۔وہ سپر مین تھے۔نہرو نے کہا تھا اگر دہلی سے مسلمان چلے جائیں گے تو یہ ایک کلنک ہوگا۔بیدی صاحب نے دہلی میں رونما فساد کو روکا اور مسلمانوں کو دہلی میں تحفظ فراہم کیا۔ان کا انداز حکیمانہ تھا۔اس موقع پر عقیل احمد نے کہا کہ بیدی صاحب کا سلسلہ براہ راست گورونانک سے ہے۔وہ زمیندار اور حاکم منصف شاعر ادیب بھی تھے۔انسان دوست اور ہمدرد بھی تھے انھوں نے ہر میدان میں اپنا نقش چھوڑا ہے۔سنگرور سے آئے کرشن بیتاب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ شاعروں کے ہیرو تھے انھوں نے بہت سے لوگوں کا بھلا کیا ہے۔اس موقع پر متین امروہوی نے بیدی صاحب کا قلمی چہرہ پیش کیا۔آخر میں نارنگ ساقی نے اظہار تشکر کیا۔اس موقع پر بڑی تعداد میں شاعر وادیب موجود تھے۔

غالب اکیڈمی میں مشاعرہ کا انعقاد

گزشتہ روز غالب اکیڈمی میں نارنگ ساقی کی مرتبہ کتاب کنور مہندر سنگھ بیدی سحر فن اور شخصیت کی اجرا کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر ڈاکٹر جی آر کنول کی صدارت میں ایک مشاعرہ منعقد ہوا جس میں دہلی کے ہندی اردو شعرا نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

نئے انداز سے دیدار کر لوں پھر چلے جانا	میں اپنی روح کو بیدار کرلوں پھر چلے جانا	جی آر کنول
ٹھہریئے آنکھوں میں کچھ دم ہے ابھی	یہ دیئے دونوں بجھاتے جایئے	متین امروہوی
اس پہ بنتے ہی رہے ہیں سدا لاشوں کے پہاڑ	یہ زمیں بارہا کانپی ہے بہت لرزی ہے	زاہد علی خاں اثر
نہ اختیار ہے مرنے پر اور نہ جینے پر	میں کس مرض کی دوا ہوں مجھے نہیں معلوم	ظہیر احمد برنی
یہ تبدیلیاں ہیں کہ مقصد کوئی	وہ آندھی سے کیسے صبا ہوگیا	شفا کجگانوی
حسد اہل ہنر میں توبہ توبہ	سخنور کو سخنور کاٹتا ہے	سیف سحری
گذرتی شب کی نمود سحر کی بات کریں	ہٹاؤ جانے دو بس اپنے گھر کی بات کریں	عرفان اعظمی
بیریوں کے پیڑوں پہ صبح و شام آئیں گے	کس طرح جدا ہوں گے، سنگ اور ثمر دونوں	شاہد انور
کنارا دیکھ کر خوش ہو رہے ہو	کنارے پر پہنچ کر بات کرنا	کیلاش سمیر
چہرہ تقدیر کا زرد ہونے لگا	اپنی تدبیر کو سرخ رو کیجیے	اسد رضا
پرائی آگ میں دن رات جلنے والے لوگ	کہاں گئے وہ میرے غم میں ڈھلنے والے لوگ	سرفراز احمد فراز
چند پڑوسی گھیر کے بولے بیگم کو سمجھاؤ میاں	میں بولا اس کو سمجھانا میرے بس کی بات نہیں	عبدالرحمان منصور
سب لوگ سوچتے ہیں اجالے ہیں مفت کے	لاشیں پڑی ہوئی ہیں چراغوں کے آس پاس	اجے عکس
فاتحہ پڑھ رہی ہے قبروں پر	چاندنی اور تجھ سے کیا ہوگا	ذکی طارق
بتایا جن کی چھاؤں میں یہ اپنا بچپنا سارا	نئی نسلوں کو وہ بوڑھے شجر اچھے نہیں لگتے	حبیب سیفی
اس کے دل میں بھی وفا ہے مجھے معلوم نہ تھا	پھول پتھر پہ کھلا ہے مجھے معلوم نہ تھا	نیر اعظمی

اس موقع پر کوثر پروین، سرتاج پروین، احترام صدیقی، پروین ویاس، گولڈی گیت کار، شکیل سونی پتی، راجند رنگم، سونینا، نسیم بادشاہ، اسلم جاوید، محمد ریاض، نعیم ہندوستانی، گلبہار، عزیزہ مرزا نے بھی اپنے اشعار پیش کیے۔آخر میں سکریٹری نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔